پروفیسر محمد اکرام تائب

پھولوں کی یوں تو پتیاں برسا رہے ہیں لوگ

اب پھر شکست خوردوں کو اکسا رہے ہیں لوگ
اب پھر وفا کے دام میں الجھا رہے ہیں لوگ
کہتے ہیں اب کے آپ ہوجائیں گے کامیاب
اب پھر نیا مکان بھی بکوا رہے ہیں لوگ
آتا ہے جو بھی کہتے ہیں ہم ساتھ ہیں ترے
ہر اک کو سبز باغ اب دکھلا رہے ہیں لوگ
میلہ لگا ہوا ہے گھر امیدوار کے
اب صبح وشام کھانا یہیں کھا رہے ہیں لوگ
چاول لئے تھے میں نے جو شادی کے واسطے
زردہ انہی سے روز اب پکوا رہے ہیں لوگ
وعدہ کیا تھا کس سے دیا ووٹ کس کو ہے
سچ بولنے سے دوستو شرما رہے ہیں لوگ
چندہ تو لے رہے ہیں وہ مسجد کے نام پر
اپنا نیا مکان بھی بنوا رہے ہیں لوگ
اب دیکھنا ہے ووٹ بھی دیتے ہیں یا نہیں
پھولوں کی یوں تو پتیاں برسا رہے ہیں لوگ
پھرتے ہیں ووٹ مانگتے تائب گھروں میں آج
پہلے ہی جن کو دے کے اب پچھتا رہے ہیں لوگ